کنزالایمان

محاسن وخصوصیات



علامہ یٰسین اختر مصباحی

بانی دارالقلم، ذاکر نگر۔ دہلی

باہتمام مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر



مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ، توپسیا

آل انڈیا تبلیغ سیرت کولکاتا مغربی بنگال



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

کنزالایمان

محاسن و خصوصیات

علامہ یٰسین اختر مصباحی

بانی دارالقلم، ذاکر نگر۔ دہلی

باہتمام: مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر

مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ، توپسیا

آل انڈیا تبلیغ سیرت کولکاتا، مغربی بنگال

موبائل: 9830367155

۷۸۶

Syed Shah Muhammad Amin Qadri
Sajjadah Nashin Khanqah-e-Barkaatiya
Managing Member, Managing Committee
Waqf Dargah Shah Barkat Ullah 62
Marehra (Etah) U.P.
Ph.: 05742-262254

سید شاہ محمد امین قادری
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف
ممبر منتظم، کمیٹی منتظمہ وقف درگاہ شاہ برکت اللہ 62
مارہرہ (ایٹہ) یو. پی.

پیغام

Ref.:............... **حامداً و مصلیاً و مسلماً** Date.:...........

یہ ایک حقیقی امر ہے کہ جب کوئی کتاب منصۂ شہود پر آتی ہے تو علم و آگہی کا ایک چراغ روشن کیا کرتی ہے اور وہ کتاب جب سیرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہو تو یقیناً منبع انوار و ہدایت ہوتی ہے، جو پورے معاشرے کو منور و مجلی کرنے کے لیے بہترین و مؤثر ذریعہ ہے۔

قابل مبارک باد ہیں مولانا مجاہد حسین حبیبی اور ان کے رفقاء کار، جنہوں نے مساعی جمیلہ کر کے ہر سال کی طرح امسال بھی ولادت رسول مقبول ﷺ کے پُرمسرت موقع پر ان کے امتیوں کو سیرت النبی پر مبنی ۱۲ مفید کتب کا نذرانہ پیش کرنے جا رہے ہیں۔ یہ محض کتابوں کی اشاعت ہی نہیں بلکہ اس اشاعت کے ذریعہ ان کے پیغام کو عام کرنا بھی ہے اور امت مسلمہ کو اصلاح کی راہ پر گامزن کرنا بھی۔

آج کے اس دور پر فتن میں جب کہ ساری دنیا سیاسی، سماجی اور معاشی بحران کی شکار ہے، آپسی تصادم نے انسانی اقدار کو پامال کر کے رکھ دیا ہے، ایسے میں ہمارے لئے قرآن وسنت دستور عمل بھی ہے اور دستور حیات بھی۔

لہٰذا تمام صاحب استطاعت، صاحب ثروت اور صاحب منصب حضرات کو چاہئے کہ قرآن وسنت کی تعلیم کو عام کریں اور مذہبی اقدار کا پاس ولحاظ کر کے دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔

میں اپنی طرف سے اور تمام وابستگان سلسلہ کی جانب سے مولانا مجاہد حسین حبیبی کو اس کار خیر پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ رب تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے صدقہ وطفیل میں مزید ترقی کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری صفوں میں اتحاد واتفاق قائم فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین وعلینا وعلیہم ومعہم اجمعین۔

فقط والسلام

پروفیسر سید محمد امین قادری
سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ

Residence: Masha Allah, Kabir Colony, Jamalpur, Aligarh-202002
Ph.: 0571-2700501, 9837051622

پیش لفظ

اُتر کر حراء سے وہ سوئے قوم آئے اور اک نسخۂ کیمیاء ساتھ لائے

حراء سے اُتر کر سوئے قوم آنے والے نے جو نسخۂ کیمیا انسانوں کو عطا کیا وہ قرآن عظیم ہے جو انسانوں کے لئے ہدایت، اصول، قانون، ضابطۂ حیات اور مکمل نظام زندگی ہے اس لئے اس کا پڑھنا اور سمجھنا دنیوی واخروی کامیابی وسرفرازی کے لئے ناگزیر ہے۔ اللہ کی اس کتاب کو نازل ہوئے چودہ سو سال سے زائد کا عرصہ گذر گیا مگر ہر دور میں اس کی اتباع کرنے والے انسانوں کی ایک صالح جماعت موجود رہی جو انسانوں کو مسلسل یہ احساس دلاتی رہی ہے کہ قرآن کی تعلیمات کی پیروی دنیا وآخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے اور اس سے دوری ہر دو جہاں میں ناکامی ونامرادی، ذلت ورسوائی کا باعث ہے۔

قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے لئے ضروری ہے کہ اس کو پڑھا جائے اور سمجھا جائے، بغیر اس کے اس بات کا علم ناممکن ہے کہ خالق کائنات نے قرآن کے ذریعہ انسانوں کو کیا پیغام دیا ہے، لیکن چونکہ قرآن عربی زبان میں ہے اس لئے ہر شخص اسے سمجھ نہیں سکتا، اس لئے ہر ملک کے علما نے اپنے اپنے ملک میں بولی جانے والی زبان میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ ہندوستان میں بھی کئی لوگوں نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ لیکن ان تمام مترجمین نے ترجمۂ قرآن میں شدید قسم کی ٹھوکریں کھائی ہیں۔ دراصل قرآن کا ترجمہ کرنے کے لئے صرف عربی زبان کا جاننا کافی نہیں ہے، اس کے ساتھ ساتھ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب تفاسیر پر بھی گہری نظر ہونی چاہیے، تب جا کر ایک مترجم قرآنی الفاظ کے معنی، مفہوم اور مراد کو

صحیح طور پر سمجھ سکتا ہے۔

عربی زبان میں ایک ہی لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں۔خاص طور پر جب کوئی لفظ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کیا گیا ہوتو مترجم کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس لفظ کے وہ معنی لے جس سے ذات الٰہی اور شان رسالت پر کوئی حرف نہ آئے، مثلاً قرآن میں لفظ ''مکر'' بندوں کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے اور اللہ کے لئے بھی، اب اس کا معنی دھوکہ دینا، فریب دینا، چال چلنا، خفیہ تدبیر کرنا وغیرہ ہے۔تو جہاں بندوں کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے وہاں ''مکر'' کا ترجمہ فریب دینا، دھوکہ دینا، چال چلنا وغیرہ کیا جاسکتا ہے، لیکن اللہ کے لئے ایسا معنی بیان کرنا واجب ہے جس سے ذات باری تعالی پر کوئی حرف نہ آئے اور وہ معنی اللہ کی شان کے لائق ہو، تو ظاہر ہے مکر کا ترجمہ ''خفیہ تدبیر کرنا ہوگا'' اس لئے کہ اللہ کی ذات دھوکہ دینے، فریب دینے اور چال چلنے سے پاک ومنزہ ہے۔

ہندوستان میں قرآن کا ترجمہ کرنے والوں کی ایک طویل فہرست ہے، مثلاً مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا محمود الحسن گنگوہی، مولانا عبد الماجد دریابادی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ابوالاعلی مودودی، ڈپٹی نذیر احمد، محمد جوناگڈھی، شاہ رفیع الدین وغیرہ۔لیکن ان تمام مترجمین نے یہ سمجھا کہ 'من' کا ترجمہ 'سے' اور 'الی' کا ترجمہ 'تک' کردینے سے قرآن کا ترجمہ کردینے کا حق ادا ہوگیا اور پھر انہوں نے لفظی ترجمہ کرکے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر طرح طرح کے اعتراضات کرنے کا غیروں کو موقع دے دیا۔

ان لفظی ترجمہ کرنے والے مترجمین کے ترجموں کو پڑھنے کے بعد جو قابل اعتراض باتیں سامنے آتی ہے وہ یہ ہے۔

❖ اللہ دغا کرتا ہے ❖ فریب دیتا ہے ❖ اللہ مکر کرتا ہے ❖ اللہ بھول جاتا ❖ اللہ مذاق کرتا ہے ❖ اللہ عالم الغیب والشہادۃ نہیں ہے ❖ اللہ کو کسی بات کا علم اس وقت ہوتا ہے جب وہ واقع ہوجائے ❖ وقوع سے قبل اللہ کو بھی اس کا علم نہیں ہوتا، وغیرہ وغیرہ۔(معاذاللہ)

اب رہی بات رسول اکرم ﷺ کی، کہ مترجمین نے لفظی ترجمہ کے ذریعے جو ٹھوکر کھائی ہے اس کی مثالیں بھی ملاحظہ فرمایئے۔ صرف ایک آیت اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحاً مُّبِیْنَا.... کا ترجمہ جو کیا گیا ہے اس سے حضور ﷺ کی ذات، معاذ اللہ گنہگار ٹھہرتی ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحاً مُّبِیْنَا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ.

(پ ۲۶، سورہ الفتح، آیت ۱)

❁ ترجمہ۔ ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ (شاہ عبدالقادر)

❁ تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا کو کشف ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔ (شاہ رفیع الدین)

❁ بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

❁ اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی در حقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرا دی تا کہ تم اس فتح کے شکریہ میں دین حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش کرو اور خدا اس کے صلہ میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔

(ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

❁ بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا دی تا کہ اللہ تعالی آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اس آیت پاک کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

❁ بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (کنزالایمان)

اب آپ ہی انصاف سے بتایئے کہ کیا دیگر مترجمین کے ترجموں سے نبی ﷺ کی

حیثیت، مقام، مرتبہ اور عظمت مجروح نہیں ہوتی۔ ان ترجموں کو پڑھ کر کوئی بھی شخص یہی سمجھے گا کہ نبی ﷺ معاذ اللہ گنہگار تھے اور پھر گناہ کے صدور کے بعد اللہ نے ان کے گناہوں کو بخش دیا، لیکن امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے ترجمہ کو پڑھنے کے بعد نبی ﷺ کی ذات کے سلسلے گنہگار ہونے کا شائبہ تک پیدا نہیں ہوتا، اسی طرح دوسری آیتوں کا جو ترجمہ مترجمین نے کیا ہے اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ❖ اعلان نبوت سے پہلے نبی گمراہ تھے ❖ بھٹکے ہوئے تھے ❖ شریعت سے بے خبر تھے ❖ گنہگار تھے ❖ نبی سے غلطی ہوگئی تھی، وغیرہ وغیرہ (معاذ اللہ)

مگر اردو میں قرآن کا ترجمہ کرنے والوں میں ایک مترجم ایسا بھی ہے جس نے اس بات کا خاص اہتمام کیا کہ کسی بھی لفظ کے ترجمے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حرمت پامال نہ ہو اور ذات باری تعالی، شان رسالت ﷺ پر کوئی حرف نہ آئے اور نہ اعتراض کا کوئی موقع کسی کو ہاتھ آئے۔ وہ ہے مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز۔ امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن کنز الایمان ان تمام نقائص سے پاک ہے جس کا ذکر میں نے کیا۔

آپ کا ترجمہ کنز الایمان تفاسیر کے عین مطابق ہے، زبان انتہائی فصیح و بلیغ ہے، عظمت الٰہی اور شان رسالت ﷺ کا پورا پورا اہتمام اس میں کیا گیا ہے۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے مفکر اسلام حضرت علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب (بانی دار القلم، نئی دہلی) کا ایک شاندار مضمون ہے جس میں کنز الایمان کا دیگر ترجموں سے تقابلی موازنہ پیش کیا گیا ہے، مضمون انتہائی جاندار ہے، اس میں کنز الایمان کے محاسن اور امتیازی خصوصیات کو علمی و تحقیقی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال ''کنز الایمان محاسن و خصوصیات'' کے نام سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اللہ تعالی قبول فرمائے۔

محمد یوسف رضا قادری بھیونڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

دین اسلام کا حقیقی سرچشمہ قرآن حکیم ہے اور حدیث نبوی بھی اصلاً کتاب مقدس ہی کی شارح وترجمان ہے۔ ہدایت انسانی کا نسخۂ کیمیاء اور امراض روحانی کی اکسیر شفا اسی جامع ومکمل صحیفۂ آسمانی کے اوراق میں محفوظ ہے جس کا سبب نزول " ھدی للناس " اور " فِيهِ شِفَآءٌ وَّرَحْمَة للناس " ہے۔ اس کی آیات بینات سے حقائق ومعارف کے چشمے ابلتے ہیں اور اسرار حیات کے سوتے بھی پھوٹتے ہیں جن سے انسانی فطرت سیراب ہوتی ہے اور اس کی عقل کو اس بارگاہ سے ابدی سکون اور سرمدی اطمینان کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔

شرائع احکام اور مذاہب فقہیہ کی تدوین کا اصل مصدر ومنبع بھی قرآن ہے اور اسلام کی ساری عمارت اسی کی مستحکم بنیادوں پر قائم ودائم ہے۔ اس کلام الٰہی اور دستور حیات پر جس کی جتنی گہری نظر ہوگی اسے حقائق اشیاء کے ادراک اور اس کی صحیح معرفت میں اتنا ہی کمال نصیب ہوگا اور اخذ نتائج استنباط مسائل اور مقاصد ومطالب دین تک پہنچنے میں ہر قدم پر اس کی مکمل رہنمائی بھی ہوتی رہے گی۔

حضرت امام احمد رضا حنفی قادری بریلوی قدس سرہٗ (وصال ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) کے سینے میں قرآن فہمی کی خداداد صلاحیت ودیعت کی گئی تھی۔ اور تفاسیر معتبرہ رائجہ پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ جب بھی وہ کسی مسئلہ کی تحقیق کے لئے قلم اٹھاتے تو سب سے پہلے ام الکتاب ہی کے دریائے حکمت سے اکتساب فیض کرتے اور اس کے سایۂ رحمت میں علم وفضل اور تلاش وجستجو کا سفر شوق طے کرتے۔ جس کی محسوس برکتیں یہ ہیں کہ انہوں نے اپنے یقین ووجدان کی حد تک شاید ہی کبھی کسی مسئلے میں لغزش کھائی ہو۔

میرے اس بیان حقیقت پر آپ کی سینکڑوں کتابیں شاہد عادل ہیں، جو کتاب یا رسالہ اٹھائیے آغاز بحث کے ساتھ ہی پہلی نظر میں کچھ آیتیں ضرور نظر آئیں گی۔ جن میں

مطالب واسرار قرآن کومختلف پہلوؤں سے واضح وروشن کیا گیا ہے۔فتاوی رضویہ کی مختلف جلدوں میں جوعلمی مباحث ہیں ان کا مطالعہ کیجئے انشاء اللہ آپ کوبھی اطمینان قلب میسر آجائے گا۔

قرآن حکیم کاتفسیری ترجمہ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن''(۱۳۳۰ھ) آپ کی قرآن فہمی کا شاہکار ہے۔ترجمہ قرآن میں بھی ورق ورق پراردوفصاحت وبلاغت کے آبدارموتی ملیں گےجن میں آپ عظمت اسلام کی حقیقی جھلک کاچشم سر سے مشاہدہ کرسکتے ہیں۔

یہ خدا کافضل عظیم ہی ہے کہ صدرالشریعہ مولانا امجدعلی اعظمی قدس سرہ(مصنف بہارشریعت۔وصال ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) کے اصرار پیہم پر اس ترجمہ کی کسی طرح تکمیل ہوگئی۔ترجمہ کرتے وقت نہ تو برائے ترجمہ کوئی سابقہ تیاری اورنہ اس حیثیت سے کتب تفسیر ولغت کاکوئی خصوصی مطالعہ کیا جاتا، بلکہ اپنی خداداد صلاحیت کے سہارے حضرت امام احمد رضاحنفی قادری بریلوی بالکل برجستہ زبانی طور پر بولتے جاتے اورصدرالشریعہ مولانا امجدعلی اعظمی علیہ الرحمہ اسے لکھتے جاتے۔

صدرالشریعہ اور دیگر خلفاء تلامذہ اس وقت اورورطۂ حیرت میں پڑجاتے جب دیکھتے کہ یہ برجستہ ترجمہ تفاسیر معتبرہ راجحہ کے بالکل مطابق اورروح قرآن کاصحیح رازداں ہے۔ترجمہ میں عربی واردو زبان وادب کی بھی پوری پوری رعایت ہے اوراسے عظمت ربوبیت وشان رسالت کاحقیقی محافظ ونگہبان ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ساتھ ہی نحوی ترکیبیں بھی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہیں۔

بہت سے نئے نئے مترجمین کے تراجم قرآن کاایک اجمالی جائزہ پیش خدمت ہے۔اسے پڑھئے اوردل پر ہاتھ رکھ کراپنے ضمیر سےسوال کیجئے کہ صحیح ومستند ترجمہ کون ہے؟ میراخیال ہے کہ اہل بصیرت پہلی ہی نظر میں خوب وناخوب کی تمیز باآسانی کرلیں گےاور دیکھیں گےکہ دوسروں کے مقابلے میں حضرت امام احمدرضابریلوی کا ترجمہ کس آب وتاب اورکس شان وشوکت کاہے۔اورانہوں نے قرآن حکیم کی اتباع وپیروی میں کس طرح

سمندروں کو کوزوں میں بھرنے کی سعی مشکور کی ہے۔ حالانکہ کتنوں کے قدم لڑکھڑا گئے ہیں اور ضلالت وسفاہت کی خارداروادیوں میں اُلجھ کر خسران وہلاکت کے عمیق غار میں جاگرے ہیں۔ فاعتبروایا اولی الابصار۔

اب دیانت وانصاف اوراخلاص قلب کے ساتھ تقابلی مطالعہ کی بسم اللہ کیجئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

❁ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

(اشرف علی تھانوی)

❁ شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے باربار رحم کرنے والے کے نام سے

(عبدالماجد دریابادی)

❁ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

(کنزالایمان، ازامام احمد رضا بریلوی)

مقدم الذکر تراجم میں ''شروع'' کو مقدم کیا گیا ہے جس سے اردو ترجمہ میں نہ تو کوئی خوبی پیدا ہوئی اور نہ ہی بسم اللہ کا اردو زبان میں جامع ومکمل مفہوم ومقصود پورا ہوا۔ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے ساتھ تائید ربانی یہ ہے کہ انہوں نے بامحاورہ ترجمہ بھی فرمایا اور بسم اللہ کے اندر اللہ کے نام سے ہر کام کی ابتداء کا جو درس دیا گیا ہے اس پر بھی عمل فرمایا اور اس طرح اللہ کے ذکر سے اپنی زبان کو مقدس وپاکیزہ بنالیا جس میں سراپا برکت ہی برکت ہے اور جس کا اثر ترجمہ سورہ الحمد سے لے کر والناس تک ظاہر اور ارباب بصیرت پر واضح ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا جَعَلۡنَا الۡقِبۡلَةَ الَّتِیۡ كُنۡتَ عَلَیۡهَاۤ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ یَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ مِمَّنۡ یَّنۡقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیۡهِ (سورہ بقرہ: پ:۲:، ع:۱۔ آیت ۱۴۳)

اس آیت کریمہ میں لِنَعۡلَمَ کا ترجمہ متعدد اصحاب قلم نے یہ کیا ہے۔

۞ ہم معلوم کرلیں۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

۞ ہمیں معلوم ہو جائے۔ (مرزا حیرت دہلوی)

۞ ہم جان لیں۔ (سرسید)

۞ ہم کو معلوم ہو جائے۔ (اشرف علی تھانوی)

۞ اور اے محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ (کنز الایمان)

عربی اردو ڈکشنری میں چونکہ لِنَعْلَمَ کا ترجمہ جاننا اور معلوم ہونا پڑھا تھا اس لئے یہاں بھی وہی ترجمہ کر دیا گیا اور اس حقیقت تک ان مترجمین کی نظر نہ پہونچی کہ رب کائنات تو عالم الغیب والشہادۃ ہے ہر چیز کا ازلی وابدی طور پر عالم ہے اس کی شان میں ''ہم جان لیں'' اور ''ہم کو معلوم ہو جائے'' اس طرح کا ترجمہ کیا شان الوہیت سے لاعلمی یا بے بصیرتی نہیں؟ کیونکہ معلوم تو وہ کرے جس کو پہلے اس شئے کا علم نہ ہو، کیا جاننا ان لوگوں کے عقیدہ کے مطابق اس کی مشیت ہی پر موقوف ہے؟ عرضی نویسوں کی طرح ایک زبان کو دوسری زبان میں منتقل کرلینا اور چیز ہے اور کلام الٰہی کو صحت عقائد کے ساتھ سمجھ لینا دوسری بات ہے۔ ہر شئے کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آیات کے مزاج سے مکمل واقفیت کے ساتھ اس کا بامحاورہ ترجمہ کرلینا محض توفیق ایزدی ہی سے ممکن ہے اور یہ نعمت ہر کس وناکس کو نہیں ملتی۔ **ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (الایۃ)**

(۳) وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِيْنَ.

(سورۂ عمران: پ:۴، ع:۵۔ آیت ۱۴۲)

۞ ''اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کے''۔ (شیخ دیوبند محمود حسن)

۞ حالاں کہ ابھی خدا نے تم میں جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور یہ کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔ (فتح محمد جالندھری)

۞ ’’اور ابھی تک معلوم نہیں کیا‘‘ گویا اب تک خدائے کائنات اس سلسلہ میں غیر عالم تھا۔ یہ ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کا ہے۔

دوسرے مترجم صاحب نے بزعم خویش ’’اچھی طرح‘‘ ترجمہ کر کے اپنی کچھ ’’فتح‘‘ دکھانی چاہی تو یوں غارت گری فرمائی ’’اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں‘‘ مطلب یہ ہوا کہ معلوم تو کچھ تھا مگر اچھی طرح علم نہیں۔ معاذ اللہ اب وہ نقص پورا کیا جارہا ہے۔

آیئے اور ملاحظہ فرمایئے امام احمد رضا بریلوی کا ایمان افروز ترجمہ۔

۞ اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی۔

(کنز الایمان)

(۴) نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ. (سورۂ توبہ، پ:۱۰، ع:۱۵۔ آیت ۶۷)

۞ یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا۔

(ڈپٹی نذیر احمد، فتح محمد جالندھری، محمود حسن)

ہر ایک نے اس آیت میں نسیان کا مذکورہ بالا ترجمہ یعنی بھولنا کیا ہے۔ تو یہ نسیان جس سے حفظ کی نفی ہوتی ہے اس کا اطلاق اس ذات باری کے لئے کیسے ہوسکتا ہے جو تمام عیوب سے یکسر پاک ہے، مفہوم و معنی جس لحاظ سے بھی دیکھئے یقیناً یہ ترجمہ غلط اور گمراہ کن ہے، کاش یہ مترجمین تفسیر نسفی کا مندرجہ ذیل حصہ پڑھ لیتے تو ہرگز یہ غلط ترجمہ نہ کرتے۔

(واکید کیدا) واجازیهم جزاء کیدهم باستدر اجی لهم من حیث لا یعلمون، فسمی جزاء الکید کیدا کما سمی جزاء الاعتداء والسیئة اعتداء وسیئة وان لم یکن اعتداء وسیئة، ولایجوز اطلاق هذالوصف علی الله تعالی الا علی وجه الجزاء کقوله نسوا الله فنسیهم یخادعون الله وهو خادعهم، الله یستهزی بهم۔

(ص:۶۷۸، ج:۳، مدارک التنزیل، ابوالبرکات عبداللہ نسفی، (م ۷۱۰ھ) طبع بیروت)

امام احمد رضا بریلوی کا صحیح اور بصیرت افروز تفسیری ترجمہ یہ ہے:

۞ ''وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔'' (کنزالایمان)

(۵) اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ (سورۂ بقرہ، پ:۱، ع:۲۔آیت ۱۵)

۞ اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔ (محمود حسن)

۞ اللہ ہنسی اڑاتا ہے ان کی۔ (مرزا حیرت دہلوی)

۞ ان منافقوں سے خدا ہنسی کرتا ہے۔ (فتح محمد جالندھری)

۞ اللہ ان کو بناتا ہے۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

۞ اللہ جل شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے۔ (نواب وحید الزماں غیر مقلد)

۞ اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ (سرسید)

اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (سورۂ بقرہ، پ:۲، ع:۲۔آیت ۱۴)

۞ ہم تو صرف استہزاء کیا کرتے ہیں۔ (اشرف علی تھانوی)

خدائے سبوح وقدوس کی بارگاہ عظمت میں ہنسی اڑانا، بنانا، دل لگی کرنا، ٹھٹھا کرنا، اس طرح کے بازاری محاورے وہی استعمال کرتا ہے جو شان الوہیت سے ناآشنا ہو۔

صحیح ترجمہ یہ ہے۔

۞ ''اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)'' (کنزالایمان)

(۶) وَمَكَرُوْا مَكْرًا، وَّمَكَرْنَا مَكْرًا. (سورۂ نمل، پ:۱۹، ع۱۹۔آیت:۵۰)

۞ اور انہوں نے بنایا ایک فریب اور ہم نے بنایا ایک فریب۔ (محمود حسن)

۞ اور انہوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی۔ (کنزالایمان)

(۷) وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ

(سورۂ آل عمران، پ:۳، ع:۱۳۔ آیت:۵۴)

❁ اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمود حسن)

❁ اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔ (کنز الایمان)

(۸) قُلِ اللّٰہُ اَسۡرَعُ مَکۡرًا. (سورۂ یونس، پ:۱۱، ع:۸۔ آیت:۲۱)

❁ کہہ دے کہ اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلے۔ (محمود حسن، فتح محمد، عاشق الٰہی میرٹھی)

❁ تم فرما دو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے۔ (کنز الایمان)

(۹) وَقَدۡ مَکَرَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ فَلِلّٰہِ الۡمکر جَمِیعاً

(سورۂ ابرہیم، پ:۱۳، ع:۱۲۔ آیت:۴۲)

❁ اور فریب کر چکے ہیں جو ان سے پہلے تھے سو اللہ کے ہاتھ میں ہے سب فریب (محمود حسن)

اللہ تعالی کی ذات تو فریب سے پاک ہے اس لئے صحیح ترجمہ یہ ہے۔

❁ اور ان سے اگلے فریب کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے۔ (کنز الایمان)

(۱۰) کَذٰلِکَ کِدۡنَا لِیُوۡسُفَ. (سورۂ یوسف، پ:۱۳، ع:۳۔ آیت:۷۶)

❁ یوں تو داؤ بتایا ہم نے یوسف کو (محمود حسن)

غضب خدا کا! یہ جہالت وغباوت کہ ذات باری تعالی کو مکر وفریب سے متصف بھی مانا۔ اور دوسرے کو داؤ بتانے والا بھی۔ ایمان افروز ترجمہ یہ ہے جس سے ذہن کی ساری

گرہیں کھل جائیں۔

❁ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی۔ (کنز الایمان)

(۱۱) فَلاَ یَأمَنُ مَکرَ اللّٰہِ اِلاَّ القَوْمُ الخٰسِرُوْنَ.

(سورۂ اعراف، پ:۹، ع:۲۔ آیت:۹۹)

❁ سو بے ڈر نہیں ہوئے اللہ کے داؤ سے مگر خرابی میں پڑنے والے۔

(محمود حسن)

❁ سو اللہ کی چال سے تو وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جن کو برباد ہونا ہے۔

(ابوالاعلی مودودی)

اس ترجمہ میں بھی وہی خرابی ہے جو بربادیٔ ایمان کا باعث ہے۔ صحیح ترجمہ یہ ہے۔

❁ تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔ (کنز الایمان)

(۱۲) اِنَّ المُنٰفِقِینَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُم.

(سورہ نساء، پ:۵، ع:۱۸۔ آیت:۱۴۲)

❁ منافقین دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغا دے گا۔

(عاشق الٰہی میرٹھی)

❁ خدا ہی ان کو دھوکہ دے رہا ہے۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

❁ اور اللہ ان کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے۔ (فتح محمد)

❁ وہ ان کو فریب دے رہا ہے۔ (مرزا حیرت ونواب وحید الزماں)

ان تمام مترجمین کی اجتماعی اور استمراری غلطیوں کے مقابلے میں امام احمد رضا بریلوی کا بے نظیر ترجمہ یہ ہے۔

❁ ''بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔'' (کنز الایمان)

(۱۳) حَتّٰی اِذَا اسۡتَیۡئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوۡا اَنَّھُمۡ قَدۡ کُذِبُوۡا.

(سورۂ یوسف: پ:۱۲، ع:۶۔ آیت:۱۱۰)

❁ یہاں تک کہ پیغمبر (اس بات سے) مایوس ہو گئے اور ان پیغمبروں کو گمان غالب ہو گیا کہ ہمارے فہم نے غلطی کی۔ (اشرف علی تھانوی)

❁ یہاں تک کہ جب نا امید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا۔ (محمود حسن)

مؤخر الذکر نے ''نا امید ہونے لگے'' کا ترجمہ کر کے مایوسی سے کچھ بچنے کی راہ نکالی ہے۔ پھر بھی تائید ربانی سے نا امیدی کا صدور نہ سہی مگر امکان تو ضرور پایا گیا اور اول الذکر نے تو ''مایوس ہو گئے'' صاف ترجمہ کر ڈالا۔ حالانکہ انبیاے کرام تائید ربانی سے نہ ''نا اُمید ہونے لگے'' اور نہ ''مایوس ہو گئے'' ہاں یہ مترجمین ضرور محروم ہوئے جس کا واضح ثبوت ان کا ترجمہ ہے۔ تائید ربانی دیکھنی ہو تو یہ ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

''یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ رسول نے ان سے غلط کہا تھا'' **جَاءَ ھُمۡ نَصۡرُنَا**'' اس وقت ہماری مدد آئی۔ (کنز الایمان)

(۱۴) وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی. (سورۂ طٰہٰ، پ:۱۶، ع:۱۶۔ آیت:۱۲۱)

❁ اور آدم نے نافرمانی کی اپنے رب کی پس گمراہ ہوئے۔

(عاشق الٰہی میرٹھی)

❁ اور آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا، سو غلطی میں پڑ گئے۔

(اشرف علی تھانوی)

چونکہ انبیاے کرام خطا سے معصوم ہیں اس لئے ان کی طرف نافرمانی اور گمراہی کی نسبت کھلا ہوا عصیاں اور صریح ضلالت ہے۔ امام احمد رضا بریلوی کا ترجمہ عصمت انبیاء کا صحیح محافظ ہے۔

❁ ''اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی۔'' (کنزالایمان)

(۱۵) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا. (سورۂ یوسف پ:۱۲، ع:۱۳۔ آیت:۲۴)

❁ اور اس عورت کے دل میں تو ان کا خیال (عزم کے درجہ میں) جم ہی رہا تھا اور اس کو بھی اس عورت کا کچھ خیال ہو چلا تھا۔ (اشرف علی تھانوی)

حرف شرط لَوْ کا منقطع مان کر یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔اس لئے گستاخانہ اور گمراہ کن ہے۔امام احمد رضا بریلوی کا ترجمہ یہ ہے:

❁ ''اور بے شک عورت نے اس کا ارداہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا لَوْلَا اَنْ رَّأٰبُرْهَانَ رَبِّهٖ اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔'' (کنزالایمان)

لَوْ کو منقطع نہ مان کر اس کا ایسا ترجمہ کیا گیا کہ عصمت انبیاء پر کوئی آنچ نہ آئی۔

(۱۶) وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا.

(سورۂ مریم پ:۲۸، ع:۲۰۔ آیت:۱۲)

❁ اور مریم بیٹی عمران کی جس نے روکے رکھا اپنی شہوت کی جگہ کو۔ (محمود حسن)

'اِحْصَان' کا ترجمہ روکے رکھنا اور 'فرج' کا ترجمہ شہوت کی جگہ اردو میں لفظی ترجمہ اور صحیح تو کہا جا سکتا ہے مگر احترام پسندانہ ترجمہ ہرگز نہیں۔ چونکہ عفت وطہارت مریم علی ابنہا وعلیہا السلام کا ذکر ہے اس لئے فصیح اور مناسب ترجمہ یہ ہے۔

❁ ''اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی۔''

(کنزالایمان)

(۱۷) قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ. (سورۂ الکافرون، پ:۳۰، ع:۳۴۔ آیت:۱)

❁ آپ (ان کافروں سے) کہہ دیجئے کہ اے کافرو! (اشرف علی تھانوی)

اللہ تعالیٰ آمر مطلق اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مامور من اللہ ہیں۔ مامور پر آمر کی برتری کے اظہار کے لئے بہترین ترجمہ یہ ہے۔

❁ ''تم فرماؤ، اے کافرو!'' (کنزالایمان)

''فرماؤ'' کے لفظ سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ یہ رسول علیہ السلام اپنے مخاطبوں سے سربلند اور ان پر فرمانروا ہیں۔

(۱۸) قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحیٰ اِلَیَّ اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ.

(سورۂ الکہف، پ:۱۶، ع:۳۔ آیت:۱۱۰)

❁ اے محمد! کہہ دو کہ میں تو محض تم ہی جیسا ایک انسان ہوں مجھ پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے۔ (ص:۱۵، تفہیمات حصہ دوم، از: ابوالاعلیٰ مودودی)

عبدالشکور کاکوروی نے لکھا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحیٰ اِلَیَّ** میں تمہاری طرح ایک ''معمولی انسان'' ہوں اگر تم میں اور مجھ میں کچھ فرق ہے تو صرف اتنا کہ میں تمہارے پاس خدا تعالیٰ کا پیام لایا ہوں۔

(ص:۵، ماہنامہ انجم کاکوری، ۱۱ر جون ۱۹۳۷ء)

محض تم ہی جیسا ایک انسان'' اور'' ایک معمولی انسان'' میں دونوں ترجمے قرآن حکیم کے مفہوم کی کھلی ہوئی تحریف ہیں، حبیب کبریا علیہ السلام کی عظمت شان کا اظہار اس ترجمہ سے واضح ہے جو تائید ربانی کا حامل اور قرآن حکیم کا صحیح ترجمان ہے۔

❁ ''تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔'' (کنزالایمان)

(۱۹) وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدیٰ. (سورۂ الضحیٰ پ:۳۰، ع:۱۸۔ آیت:۷)

❁ اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سجھائی۔ (محمود حسن)

❁ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو (آپ کو شریعت کا)

راستہ بتلا دیا۔ (اشرف علی تھانوی)

ضلال کے معنی جس طرح گمراہ ہونا، آوارہ پھرنا، بھٹکنا ہے، اور ہدایت کی ضد ہے جیسے ارشاد باری ہے "اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ" (سورۂ النجم پ:۲۷، ع:۵۔ آیت:۳۰) بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔ (کنزالایمان) اور غوایت کے ہم معنی بھی ہے جیسے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى. (سورۂ النجم پ:۲۷، ع:۵۔ آیت: ۹۵) تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے (کنزالایمان) اسی طرح ایک معنی وارفتہ محبت ہونا بھی ہے کمافی القرآن، قالوا تَاللّٰهِ اِنَّکَ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِيْمِ. (سورۂ یوسف: پ۱۳، ع:۵) بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خودرفتگی میں ہیں۔ یعنی حضرت یعقوب کے بارے میں ان کے بیٹوں نے کہا کہ آپ ابھی تک حضرت یوسف کی محبت میں وارفتہ ہیں اور ہمارا کہنا ہے کہ انہیں بھیڑیئے نے کھالیا ہے۔

اب امام احمد رضا بریلوی کا محتاط اور ہدایت یافتہ ترجمہ ملاخطہ فرمائیں۔

❁ "اور تمہیں اپنی محبت میں خودرفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔"

(کنزالایمان)

جو حق کی طرف راہ پائے وہ قرآن حکیم کا مزاج سمجھے لیکن انبیاے کرام کی شان میں بھی تنقیص کرنے کی حرکت سے جو باز نہیں رہتے وہ تو یہی ترجمہ کریں گے۔

قَالَ فَعَلْتُهَا اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ (سورۂ الشعراء، پ:۱۹، ع:۶ آیت:۲۰)

❁ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ (واقعی) اس وقت وہ حرکت میں کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہوگئی تھی۔ (اشرف علی تھانوی)

(۲۰) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ.

(سورہ محمد پ:۲۶، ع:۶ آیت:۱۹)

❁ اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان دار مردوں اور عورتوں کے لئے

(محمود حسن)

۞ اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہئے اور سب مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے بھی (اشرف علی تھانوی)

''اپنے گناہ کے واسطے'' کا مطلب یہ ہے کہ گویا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم عن الخطاء نہیں، ''مانگتے رہیئے'' کا ترجمہ بتاتا ہے کہ گناہ میں استمرار ہے۔ یا کم از کم گناہ کا صدور تو ضرور ہوا ہے۔ اس وجہ سے اس کے لئے ہمیشہ استغفار کرنا ضروری ہے۔ امام احمد رضا بریلوی کا گناہ سوز ترجمہ سنیں انشاء اللہ ایمان میں کچھ تازگی پیدا ہو جائے گی۔

۞ ''اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔'' (کنز الایمان)

(۲۱) وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَ هُم بَعْدَ الَّذِیْ جَاءَ کَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ۔ (سورہ بقرہ، پ:۱، ع:۱۴۔ آیت:۱۲۰)

۞ اور اے پیغمبر! اگر تم اس کے بعد تمہارے پاس علم یعنی قرآن آچکا ہے۔ ان کی خواہشوں پر چلے تو پھر تم کو خدا کے غضب سے بچانے والا ہو گا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

اشرف علی تھانوی اور عبد الماجد دریا بادی کا ترجمہ بھی اسی طرح کا ہے جس سے عصمت انبیاء پر براہ راست زد پڑتی ہے۔ لیکن امام احمد رضا بریلوی کے ترجمہ نے اس کا شائبہ بھی ختم کر دیا ہے۔

۞ ''اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا۔ بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ سے کوئی تیرا بچانے والا نہ ہو گا اور نہ مددگار۔'' (کنز الایمان)

(۲۲) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ (سورۂ فاتحہ پ:۱، ع:۱۔ آیت:۵)

۞ بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا۔ (اشرف علی تھانوی)

اگر اراءۃ الطریق اور ایصال الی المطوب کا فرق ان مترجمین کے یہاں واضح ہوتا تو ہرگز یہ ترجمہ نہ کرتے۔ ایک مومن تو سیدھی راہ پر ہے ہی۔ اب دعا ہے کہ توفیق الٰہی اس راہ پر اس کے شامل حال رہ کر اسے منزل مقصود تک پہنچائے۔ تائید الٰہی کے ساتھ منزل تک وہی پہنچ سکتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہو۔

✿ ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ (کنزالایمان)

راہ میں دشوار گزار مرحلے اور پر خار وادیاں آئیں لیکن یہ فیضان ہے قرآن حکیم پر ایمان کامل اور اس پر مفسرانہ نظر کا کہ حضرت امام احمد رضا بریلوی ہر منزل اور ہر موڑ سے کامیاب گزرے ہیں۔

اور جنہیں اپنی عقل وفلسفہ اور زبان دانی پر ناز تھا۔ کوئی حکیم الامت تھا اور کوئی شیخ الھند، کوئی مفکر ہونے کا مدعی تھا تو کسی کو اپنی وسعت مطالعہ اور روشن خیالی کا غرہ۔ ان مترجمین نے ترجمہ قرآن میں ایسی ایسی ٹھوکریں کھائیں کہ۔ الامان والحفیظ۔

بصیرت ایمانی سے محروم ہو کر تاریخ ولغت پر اعتماد کر کے انہوں نے لفظی ترجمہ کرنا چاہا۔ اور اپنے مزعومہ وخود ساختہ نظریات کی تبلیغ کا ایک کامیاب طریقہ سمجھ کر اس کام کا آغاز کیا۔ اس لئے انما الاعمال بالنیات ''جیسی نیت ویسی برکت'' کے تحت ان کے ہاتھ محرومی ہی کی طرف بڑھے۔

ان کے برعکس امام احمد رضا بریلوی پر اللہ کا ایسا فضل وکرم ہوا اور توفیق الٰہی اس طرح سایہ فگن ہوئی کہ ذوق نظر ہو تو بس دیکھا کیجئے۔ کتنی سچی اور حقیقت افروز بات ذکر کی ہے۔ حضرت مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی مصباحی نے کہ:

''دور حاضر میں اردو کے شائع شدہ ترجموں میں صرف ایک ترجمہ ''کنزالایمان'' ہے جو قرآن کا صحیح ترجمان ہونے کے ساتھ (۱) تفاسیر معتبرہ قدیمہ کے مطابق ہے (۲) اہل تفویض کے مسلک اسلم کا عکاس ہے (۳) اصحاب تاویل کے مذہب سالم کا مؤید ہے (۴) زبان کی روانی اور سلاست میں بے مثل ہے (۵) عوامی لغات اور بازاری بولی سے یکسر پاک ہے (٦) قرآن حکیم کی اصل منشاء مراد کو بتاتا ہے (۷) آیات ربانی کے انداز خطاب کو پہچنواتا

ہے (۸) قرآن کے مخصوص محاروں کی نشاندہی کرتا ہے (۹) قادر مطلق کی ردائے عزت وجلال میں نقص وعیب کا دھبہ لگانے والوں کے لئے شمشیر براں ہے (۱۰) حضرات انبیاء کی عظمت وحرمت کا محافظ ونگہبان ہے (۱۱) عامۂ مسلمین کے لئے بامحاورہ اردو میں سادہ ترجمہ ہے (۱۲) لیکن علما ومشائخ کے لئے حقائق ومعارف کا امنڈتا سمندر ہے۔

بس اتنا سمجھ لیجئے کہ قرآن حکیم قادر مطلق جل جلالہ کا مقدس کلام ہے اور کنز الایمان اس کا مہذب ترجمان ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ یہ ترجمہ اس کا ہے جو عظمت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا علمبردار، تائید ربانی کا سرمایہ دار، انوار ربانی کا حامل، حقائق قرآن کا ماہر، دقائق قرآن کا عارف ہے۔''

(ص: ۳۰۰،سوانح اعلی حضرت، طبع سوم۔ مرتبہ حضرت مولانا بدرالدین احمد رضوی گورکھپوری)

حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے ترجمہ قرآن کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مولانا غلام رسول سعیدی استاذ جامعہ نعیمیہ لاہور لکھتے ہیں:

''اس ترجمہ میں اردو، عربی کے اسلوب میں رنگی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور فصاحت بیان کے آئینہ میں اعجاز قرآن کا عکس نظر آتا ہے۔ اس ترجمہ میں علم کلام کی الجھی ہوئی گتھیاں سلجھا کر عبارت کے سلیس فقروں میں رکھ دی گئی ہیں۔''

ذات وصفات، جبر وقدر اور نبوت ورسالت کے نازک مسائل کو جس عمدگی اور اختصار کے ساتھ ترجمہ کی سحر کاری سے سہل کیا ہے۔ امام رازی اگر اسے دیکھ پاتے تو بے اختیار آفریں کہتے۔ ابن عطاء جبائی کے سامنے یہ ترجمہ ہوتا تو شاید اعتزال سے توبہ کر لیتے، خامۂ تصوف سے جس طرح اعلی حضرت (امام احمد رضا) نے آیات کے بطن کو ترجمہ میں ڈھالا ہے غزالی ہوتے تو دیکھ کر وجد کرتے۔ ابن عربی شاد کام ہوتے۔ اور سہروردی دعائیں دیتے۔ ترجمہ کے ضمن میں جو فقہی نگینے لائے ہیں اگر امام اعظم پر پیش کئے جاتے تو یقیناً مرحبا کہتے۔ اور اگر ابن عابدین اور سید طحطاوی کے سامنے یہ فقہی آبگینے ہوتے تو اعلی حضرت (امام احمد رضا) سے تلمذ کی آرزو کرتے۔

قرآن مجید کے علوم وفنون، اس کی فصاحت وبلاغت اور اس کی تاویل وتفسیر پر جو

شخص نگاہ رکھتا ہو، وہ جب اس ترجمہ کو پڑھے گا تو یقیناً سوچے گا کہ اگر قرآن مجید اردو میں اُترا ہوتا تو یہ عبارت اس کے قریب تر ہوتی۔ اور جو فصاحت زبان سے آشنا ہوا سے کہنا پڑے گا کہ اس ترجمہ میں زبان و بیان کی بلاغت اعجاز کی سرحدوں کو چھوتی معلوم ہوتی ہے۔''

(ص:۱۰، محاسن کنزالایمان طبع ششم مرکزی مجلس رضا، لاہور)

جماعت اسلامی ہند کے افکار و نظریات کا ایک ترجمان ماہنامہ الحسنات رام پور لکھتا ہے: ''فقہ میں جد الممتار اور فتاویٰ رضویہ کے علاوہ ایک اور علمی کارنامہ ترجمہ قرآن مجید ہے جو ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' کے نام سے منظر عام پر آیا اور جس کے حواشی'' خزائن العرفان فی تفسیر القرآن'' کے نام سے مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے تحریر فرمائے۔

یہ ترجمہ اس حیثیت سے ممتاز نظر آتا ہے کہ جن چند آیات کے ترجمہ میں ذرا سی بے احتیاطی سے حق جل مجدہ اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بے ادبی کا شائبہ نظر آتا ہے۔ احمد رضا خاں نے ان کے بارے میں خاص احتیاط برتی ہے۔''

(ص:۵۴-۵۵، شخصیات نمبر سالنامہ ۱۹۷۹ء)

سید نور محمد قادری صاحب جناب سید الطاف علی بریلوی مدیر العلم کراچی سے اپنی ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔'' سید صاحب نے فرمایا کہ مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب جو اگرچہ عقیدۃً دیوبندی ہیں لیکن صاحب ذوق اور معلومات کا چلتا پھرتا انسائیکلوپیڈیا ہیں، انہوں نے ایک دفعہ کہا کہ اردو زبان میں قرآن پاک کا سب سے بہتر ترجمہ مولانا احمد رضا خاں کا ہے۔ جو لفظ انہوں نے ایک جگہ رکھ دیا ہے اس سے بہتر کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ (ص:۱۲۱، خیابان رضا، لاہور)

اتنا جامع اور عظیم الشان ترجمہ کس طرح اور کیسے ہوا اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

''صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نے قرآن مجید کے صحیح ترجمہ کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت سے ترجمہ (امام احمد رضا) کر دینے کی گزارش کی۔

آپ نے وعدہ فرما لیا لیکن دوسرے مشاغل دینیہ کثیرہ کے ہجوم کے باعث تاخیر

ہوتی رہی۔ جب صدر الشریعہ کی جانب سے اصرار بڑھا تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا: چونکہ ترجمہ کے لئے میرے پاس مستقل وقت نہیں ہے اس لئے آپ رات میں سونے کے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں۔ چنانچہ حضرت صدر الشریعہ ایک دن کاغذ، قلم اور دوات لے کر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور یہ دینی کام شروع بھی ہو گیا۔

ترجمہ کا طریقہ یہ تھا اعلیٰ حضرت زبانی طور پر آیات کریمہ کا ترجمہ بولتے جاتے اور صدر الشریعہ اس کو لکھتے رہتے۔ لیکن یہ ترجمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ پہلے کتب تفسیر و لغت کو ملاحظہ فرماتے بعدۂ آیت کے معنی کو سوچتے پھر ترجمہ بیان کرتے بلکہ آپ قرآن مجید کا فی البدیہہ، برجستہ ترجمہ زبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قوت حافظہ پر زور ڈالے بغیر قرآن مجید روانی سے پڑھتا جاتا ہے۔

پھر جب حضرت صدر الشریعہ اور دیگر علمائے حاضرین اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کا کتب تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیر معتبرہ کے بالکل مطابق ہے۔ (ص: ۲۷۴-۲۷۵، سوانح اعلیٰ حضرت۔ مرتبہ مولانا بدرالدین احمد گورکھپوری)

آپ نے قرآن حکیم کی کوئی مستقل تفسیر نہیں لکھی مگر بعض اہم تفاسیر پر آپ کے جو غیر مطبوعہ محققانہ حواشی ہیں اگر وہ اہل علم کے سامنے آجائیں اور نگاہ بصیرت سے ان کا مطالعہ کیا جائے تو اس فن میں بھی آپ کے تبحر اور مہارت تامہ کا نہایت آسانی سے ہر صاحب علم انسان اعتراف کرے گا۔

محبّ الرسول تاج الفحول حضرت مولانا شاہ عبدالقادر برکاتی بدایونی (تلمیذ حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی) بن حضرت مولانا فضل رسول قادری برکاتی بدایونی (تلمیذ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) کے عرس مبارک میں ایک بار آپ تشریف لے گئے وہاں ۹ ربجے صبح سے ۳ ربجے تک کامل چھ گھنٹے سورۂ الضحیٰ پر تقریر کی اور فرمایا اس سورۂ مبارکہ کی کچھ آیات کی تفسیر اسّی جزء لکھ کر چھوڑ دیا ہے کہ اتنا وقت کہاں سے لاؤں کہ پورے قرآن حکیم کی تفسیر لکھ سکوں۔ (ص: حیات اعلیٰ حضرت جلد اول، مطبوعہ کراچی)

امام احمد رضا حنفی قادری برکاتی کا ترجمہ قرآن اس وقت مسلمانوں میں اتنا مقبول

اور دہلی کی اردو مارکیٹ میں اتنا چھایا ہوا ہے کہ بیس سے زائد ناشرین قرآن آج کل اس کی طباعت واشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔ لاہور اور کراچی میں بھی کچھ ایسا ہی ماحول ہے۔ انگریزی، ہندی، ڈچ، بنگلہ، سندھی اور مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ طبقۂ اہل علم اور حلقۂ عوام الناس میں کنزالایمان جس درجۂ قبول اور مرتبہ اعتبار و استناد سے سرفراز ہے، اس کی دور حاضر میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اردو زبان کا یہ شہرۂ آفاق ترجمہ دنیا کے ہر براعظم ہر ملک اور ہر اس خطہ و علاقہ میں موجود ہے جہاں اس زبان کے لکھنے بولنے والوں کی آبادی ہے۔

الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور کی تحریک پر جامعہ ازہر قاہرہ مصر کے وائس چانسلر ڈاکٹر سید محمد طنطاوی کی سربراہی میں **مجمع البحوث الاسلامیہ** قاہرہ نے کنزالایمان کا بنظر عمیق مطالعہ کرنے کے بعد اس کی صحت کی تصدیق و توثیق کردی ہے اور اسے مذہب اہل سنت و جماعت کے عین مطابق قرار دیا ہے۔

جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیہ العالمیۃ طرابلس، لیبیا کے ہفتہ روزہ **الدعوۃ الاسلامیہ** جو عربی انگریزی فرانسیسی تین زبانوں میں نکلتا ہے اس نے اس تاریخ ساز فیصلہ کی خبر بتاریخ ۲۶ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ، بروز بدھ کے شمارہ میں نمایاں طور پر شائع کی۔ مصر کے جرائد کے علاوہ ہندو پاک کے اخبارات میں بھی یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔

کنزالایمان بلاشبہ اردو زبان کا سب سے معیاری ترجمہ قرآن ہے، جو عظمت توحید کا محافظ اور ناموس رسالت کا پاسبان ہے۔ قرآنی مطالب و مفاہیم کا معتبر و مستند ترجمان ہے۔ اس لئے اہل حق اور اہل سنت و جماعت کو اسی کا مطالعہ کرنا چاہئے اور اسے ہی حرز جان و ایمان بنانا چاہئے۔



آل انڈیا تبلیغ سیرت کولکاتا مغربی بنگال کے
اغراض ومقاصد

بنگال کی سرزمین پر تحریک آل انڈیا تبلیغ سیرت تقریباً ۱۹۷۱ء سے مسلک اہل سنت وجماعت کے افکار ونظریات کے فروغ کے لیے رہنمائے اہل سنت امام التارکین سراج السالکین حضور مجاہد ملت علامہ الحاج الشاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری ہاشمی علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت الحاج مدثر حسین حبیبی صاحب قبلہ کی سربراہی میں دینی خدمات انجام دے رہی ہے۔

اغراض ومقاصد

- مسلمانوں میں مذہبی رجحان پیدا کرنا، انہیں فرائض وواجبات کی ترغیب دینا۔
- دلوں میں عشق واتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ بیدار کرنا۔
- مسلمانوں کے مابین اتحاد واتفاق کی راہ ہموار کرنا۔
- اسکولوں میں پڑھنے والے چھوٹے بچوں نوجوانوں اور کاروبار سے جڑے ہوئے یا معذور ہو چکے عمر رسیدہ لوگوں کے لیے دینی تعلیم کا نظم کرنا۔
- اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے جو غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہیں ان کا دلائل کی روشنی میں معقول جواب دینا۔
- عام فہم زبان میں عامۃ الناس کے لیے مذہبی کتابیں شائع کرنا۔
- جابجا دینی ومذہبی نشستیں کرنا۔
- قدرتی آفات یا فسادات کے سبب تباہ حال لوگوں کی امداد کرنا۔

بحمدہ تعالیٰ مذکورہ امور تین شعبہ جات

(۱)-شعبہ تعلیم (۲)-شعبہ تبلیغ (۳)-شعبہ نشرواشاعت۔ کے ذریعہ انجام دیئے جارہے ہیں۔

Published by

MADINATUL ULOOM INSTITUTE, TOPSIA
ALL INDIA TABLEEGH -E- SEERAT KOLKATA, WB
E-mail: tableegh.e.seerat@gmail.com Mob. 9830367155
Visit at : Website : www.tableeghseerat.com

Rs. 20/-